مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مکتوب بنام حضرت تھانویؒ اور اُن کا جواب

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مکتوب حضرت بنوری رحمہ اللہ بنام حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هو الله

صاحب المعالي والمآثر، سيدي ومولاي أطال الله حياتكم النافعة المباركة لنا وللأمة جمعاء!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں پشاور پہنچ گیا، لیکن دل تھانہ بھون میں ہے۔ قیام بہت مختصر رہا، لیکن طویل قیام کا مشتاق وآرزومند بنادیا۔ حضرت والا نے جو ظاہری وباطنی توجہات وعنایات سے سرفراز فرمایا، اور جو احسانِ عظیم فرمادیا، اس کے شکر سے زبان قاصر ہے، لیکن الحمدللہ دل کو احساس ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی کو دیر تک سلامت باکرامت رکھے، اور ہم تشنگانِ فیض کو سیراب فرمائے۔ حضرتِ محترم! میں بہت پیاسا آیا ہوں، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد دوبارہ پہنچا دے، اور کچھ سیرابی کا سامان محض اپنے فضل وکرم سے میسر فرمادے۔ رخصت ہوتے وقت دل نے بہت چاہا کہ دستِ مبارک کو بوسہ دوں، لیکن ''ادب'' اس ''ادب'' سے مانع رہا۔ رات (کو) میں نے خواب، بلکہ بين النوم واليقظة میں دیکھا کہ آپ نے مجھے سینہ سے لگایا اور بہت زور سے دبایا، اور مجھے بے حد حظ وشرف وانشراح حاصل ہوا، اللّٰهم زِد فَزِد! دل بہت کچھ لکھنے کو چاہتا ہے، مگر کہیں تطویل باعثِ ملالِ خاطر نہ ہو، اس لیے ترک کرتا ہوں۔ اب صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ حضرتِ والا کی توجہات کا بہت مشتاق ہوں، اور دعواتِ صالحہ کا بہت محتاج، امید ہے کہ کبھی خیال آئے تو اپنی توجہات اور دعوات سے نوازیں گے، وأجركم على الله سبحانهٗ وتعالىٰ.

گھر میں بیماری ہے، جس سے طبیعت کو پریشانی ہے، امید ہے کہ ایک دو وقت دعا فرمائیں گے، تاکہ اللہ تعالیٰ دل کو ان فضول پریشانیوں سے نجات دلاکر مطمئن فرمائے۔ اپنے بعض کوائف کسی دوسرے عریضہ میں عرض کروں گا۔ والسلام ختام

میں ہوں آپ کا خادم، توجہات ودعوات کا محتاج اور زیارت کا مشتاق۔

محمد یوسف البنوری عفا اللہ عنہ

از پشاور

۲۷/رجب ۱۳۵۹ھ

جناب مولانا شبیر علی صاحب اور جناب وصل صاحب بلگرامی اگر مجلس میں حاضر ہوں تو سلام عرض ہے۔

جواب: اس وقت پاس نہیں۔ (۱)

جواب حضرت تھانوی رحمہ اللہ

منبعِ اخلاص ومحبت، معدنِ اختصاص ومودت، أدامه الله كما يتمناه و يرضاه!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

ہر ہر جزء کا جواب میری استعداد سے بالا ہے، اس لیے صرف دو شعر پر اکتفا کرتا ہوں، ایک اپنی حالت کے متعلق، یعنی:

طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق
تحسیں کنند او خجل از پائے زشت خویش (۲)

اور ایک باوجود حالتِ ناکارگی مذکور کے اپنی خدمت کے متعلق، یعنی:

بیا جامی رہا کن شرمساری
ز صاف و درد پیش آر آنچہ داری(۳)

---

(۱) نوٹ: حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ خط کے جواب میں عام طور پر اس صفحے پر متعلقہ مقام پر لکیر کھینچ کر اطراف وحواشی میں اس کا جواب درج کردیا کرتے تھے، پیشِ نظر مکتوب میں بھی یہی اسلوب برتا گیا ہے۔

(۲) اس (اللہ تعالیٰ) نے مور کو نقش ونگار سے مزین پیدا کیا ہے، لوگ اس کی (خوب صورتی پر) تعریف کرتے ہیں، جبکہ مور خود اپنے پاؤں کی بدصورتی پر شرمسار ہے۔

(۳) جامی آجاؤ اور شرمساری چھوڑ دو، جو کچھ تمہارے دامن میں ہے صفائے قلب اور درد سے پورا سامنے لاؤ۔